



سوال

(619) فرض یا نفل نماز کی ایک رکعت زیادہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہونے کی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص بھولے سے فرض یا نفل نماز کی ایک رکعت زیادہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ امام ہو یا منفرد۔ یاد آنے پر انہیں منسوخ کرے۔ وہ بیٹھ جائے یا وہ دو رکعت جاری رکھے، اور پھر اس کے ساتھ دانستہ جفت بنانے کی غرض سے۔ مزید ایک رکعت پڑھے یا بس وہی رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ کیا محدثین کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ حدیث کے ساتھ گہرا شغف رکھنے والوں کا اس بارے میں کیا مذہب ہے؟ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں احکام پہلے نسبت تھے اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سجان ا، سجان ا نہیں کہا۔ جب آپ ﷺ نے ایک رکعت زیادہ پڑھ لی تھی۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسا شخص یاد آنے پر بیٹھ جائے۔ اسے جفت بنا کر مزید اضافہ نہ کرے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: لا علمی میں اگر مقتدی کھڑے ہو جائیں، تو ان کی نماز باطل نہ ہوگی۔ البتہ اگر انہیں غلطی کا علم ہو جائے، تو انہیں امام کی اتباع نہیں کرنی چاہیے، بلکہ بیٹھے انتظار کرتے رہیں اور جب وہ سلام پھیرنے لگے، تو اس کے ساتھ سلام پھیر دیں یا اس سے قبل ہی سلام پھیر دیں، مگر انتظار احسن ہے۔ الفتاویٰ الکبریٰ (۱۳۷/۱) نیز علامہ صغانی رحمہ اللہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی تشریح میں فرماتے ہیں: یہ (پانچویں رکعت میں امام کی متابعت) صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص تھا۔ اس لیے کہ عصر نبوت میں احکام میں تغیر و تبدیلی ممکن تھا۔ اگر آج ایسی صورت پیدا ہو جائے، تو مقتدیوں کو "سجان ا" کہنا چاہیے۔ اگر امام بیٹھ جائے، تو بہتر۔ ورنہ انہیں بیٹھے انتظار کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اس کے تشہد کے ساتھ تشہد پڑھیں اور اس کے ساتھ سلام پھیر دیں۔ سبل السلام: ۳۲۹/۱

اور علماء میں سے امام مالک، شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ وغیرہ اس طرف گئے ہیں۔ اگر کوئی ظہر کی پانچ رکعات پڑھے، تو اس کی نماز درست ہے، لیکن سجدہ سہو کرے گا۔ اگرچہ وہ چوتھی رکعت میں نہ بیٹھا ہو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

قَالُوا صَلَّيْتُ غَمًّا - فَجَدَّ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا سَلَّمَ "صحیح البخاری، باب إِذَا صَلَّيْتُ غَمًّا، رقم: ۱۲۲۶" سے ان کا استدلال ہے۔ لیکن حنفیہ کا کہنا ہے، کہ چوتھی رکعت میں عدم قعدہ کی صورت میں سجدوں سے قبل لوٹ کر قعدہ کرے، کیونکہ اس میں نماز کی اصلاح ہے۔ المرعاة (۳۱/۲)۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے، کہ پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی ملا لے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ چار فرض اور دو نوافل بن جائیں گے۔ لیکن اس مسلک کی کوئی قابل اعتماد دلیل معلوم نہیں ہو سکی۔



البتہ حدیث سے یہ ثابت ہے، کہ پانچویں رکعت کے ساتھ سجدہ سہول کر قائم چھٹی رکعت بن کر نماز شفع (جفت) بن جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، باب السنو فی الصلوة والنحو
لہ، رقم: ۵۸۱) جب کہ اصل میں بھی وتر کی بجائے شفع تھی۔ اصلی کیفیت لوٹ آئی۔ اختلاف کا ذکر ہو چکا۔ بظاہر ترجیح پہلے مسلک کو ہے۔ جسے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ صفحانی
نے اختیار کیا ہے۔ (وا تعالیٰ اعلم)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوة: صفحہ: 536

محدث فتویٰ